بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴ — ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۸۸ھ — ۷ ظہور ۱۳۴۷ ہش — ۷ اگست ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۷۷

135

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۶ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج بھی باوجود کوشش کے کراچی سے کوئی اطلاع حاصل نہیں کی جاسکی۔ احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

[redacted]

● ۲۸ ماہ وفا (جولائی) کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں برادرم مکرم سید منیر احمد صاحب باہری واقف زندگی کا نکاح ایک ہزار روپیہ حق مہر پر سیدہ منصورہ بخاری صاحبہ بنت مکرم سید شاہ زمان علی صاحب ٹکسالی گیٹ لاہور کے ساتھ پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(سید داؤد احمد انور)

● میرا لڑکا عبدالرؤف آف تیجی آئی لینڈ جو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے تیجی سے آیا ہوا ہے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اور سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست ہے۔

مسز بدر النساء شیخ
میٹرن گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارہویں جماعت میں نئے داخلہ کے لئے پانچ پانچ دن کے لئے ۱۵ اگست اور ۹ ستمبر سے انٹرویو لیا جائے گا۔ تمام درخواستیں کالج کے فارم پر معہ ضروری سرٹیفکیٹس اور دو عدد فوٹو کے دفتر کالج میں ۱۵ اگست سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔ تھرڈ ڈویژن والے سائنس کے مضامین نہیں لے سکیں گے۔ سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن والے طلبہ کو سائنس یا آرٹس میں ٹیسٹ لے کر داخل کیا جائے گا۔ فرسٹ ڈویژن والے طلباء بغیر کسی ٹیسٹ کے داخل کئے جائیں گے۔ ٹیسٹ ۱۸ اگست اور ۱۲ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے ہوگا۔ مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائیں گی۔ بالخصوص ۷۰ فیصد سے لے کر گورنمنٹ سکالرشپ کی حد تک نمبر لینے والوں کو پوری فیس کی رعایت دی جائے گی۔

قاضی محمد اسلم ایم۔ اے (کینٹب)
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کامل کی دعا قوتِ تکوین کی حامل ہوتی ہے

یعنی

باذنہٖ تعالےٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالےٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالےٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالےٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّ شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالےٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے۔ جو طرف مؤید مطلوب ہے۔"

(برکات الدعاء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ظہور ۱۳۴۷ ہش

انسانی زندگی کا مدعا

اسلامی اصول کی فلاسفی سے ہم نے گزشتہ اشاعت میں چند حوالہ جات اس تعلق میں دیئے تھے کہ "اسلام کے نزدیک دنیا میں انسان کی زندگی کا اصل مدعا کیا ہے اور وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و سنت کی روشنی میں اس سوال کا جواب باصواب دیا ہے۔ جو ان حوالوں پر مشتمل ہے جو ہم نے نقل کئے ہیں۔ یہ تیسرا سوال ہے جس پر تمام مذاہب کے وکیلوں سے کہا گیا تھا کہ اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کے رو سے روشنی ڈالیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لیکچر میں جو جلسہ مذاہب میں پڑھا گیا تھا۔ اس سوال کا جواب بھی اسلام کی روشنی میں نہایت وضاحت سے دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو گویا کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے۔

اس زمانہ میں یہ سوال نہایت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ سائنسی علوم کی ترقی نے جو اضطراب انسانی روحوں میں پیدا کر دیا ہے اس کا سب سے بہتر حل اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمام مذاہب دراصل اس سوال کا جواب مہیا کرتے آئے ہیں مگر افسوس ہے کہ اکثر مذاہب کے ماننے والوں نے اپنے مذاہب کی تعلیمات میں اپنے خیالات خلط ملط کر دیئے ہیں۔ جس سے حقیقت اوجھل ہو گئی ہے۔

کئی مذاہب کے ماننے والوں نے تو اپنے پیشواؤں کو ہی اللہ تعالیٰ کا وجود سمجھ لیا ہے۔ اور ان کو بتوں کی طرح پوجنے لگے ہیں۔ دوسری طرف ان لوگوں کے ردِّ عمل میں سوچ اور فکر کرنے والے لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ عوام توہم پرستی میں گرفتار ہیں اور اپنے ہی ہاتھ سے بت بنا کر ان کے آگے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں تو انہوں نے نہ صرف ان مذاہب کی تعلیم کو ماننے سے انکار کر دیا بلکہ سرے سے خود مذہب کی افادیت سے ہی منکر ہو گئے اور مادہ پرستی کی طرف جھک گئے۔

ایسے لوگ ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ہمارے زمانہ میں انکار خدا کا نظریہ ایک منظم صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خواہ سرمایہ دارانہ نظام ہو یا اشتراکی نظام فاشی ہو یا نازی بلکہ یہاں تک کہ روحانی نظام بھی جو مختلف لوگ اس زمانہ میں پیش کرتے ہیں۔ زندگی کے حقیقی مدعا کو بیان کرنے سے عاری ہیں۔ جس کی ایک وجہ تو وہی ہے۔ جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ اور تمام مذاہب میں لوگوں نے تحریف و تبدل اپنی امنگوں کے مطابق کر دیا ہوا ہے اور حقیقی تعلیم اوجھل ہو چکی ہے۔ اسلام میں نہ صرف یہ خوبی ہے کہ اس میں زندگی کے مدعا کو نہایت واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے حصول کے ذرائع اور وسائل بھی نہایت تفصیل سے بیان کر دیئے ہیں اور اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات قرآن کریم کی صورت میں بغیر کسی قسم کے تغیر و تبدل کے ہمارے پاس پہنچ گئی ہیں، اور یہ خطرہ بالکل نہیں رہا کہ یہ تعلیمات دنیا کی نظر سے کبھی اوجھل ہو جائیں گی۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں تو ایسے طریقے پیدا ہو گئے ہیں کہ مادی لحاظ سے بھی اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا بالکل ناممکن ہو گیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ؎

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باہمی محبت و اخوت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ (بخاری کتاب الایمان)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یعنی اگر اپنے لئے آرام سکھ اور بھلائی چاہتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے بھی یہی چاہے۔

؎ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

یعنی ہم نے یہ تعلیمات نازل کی ہیں اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں۔ اس وعدہ ربانی کے مطابق نہ صرف قرآن کریم کی مادی حفاظت ہوئی ہے بلکہ روحانی پہلو سے بھی یہ ممکن نہیں کہ ان تعلیمات کو مسخ یا مشکوک کیا جا سکے مادی ذرائع جو حفاظت قرآن کے لئے موجود ہو گئے ہیں وہ ظاہر ہیں شروع ہی سے قرآن کریم کے حافظ پیدا ہوتے آئے ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ تک جاری رہے گا۔ یہ تو قرآن کریم کا حال ہے۔ سنت اور اسوہ رسول کی حفاظت بھی مادی لحاظ سے بڑی حد تک رہی ہے۔ اور آئندہ بھی رہے گی۔ لیکن سنت اور اسوۂ رسول اللہ کا ایک پہلو ایسا ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی روحانی حفاظت کا بھی ایک پہلو ایسا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایسے بندگانِ حق کو پیدا کرے جو قرآن کریم، سنت اور اسوۂ رسول اللہ کا عملی نمونہ اپنے اپنے وقت اور مقام کے لحاظ سے پیش کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ اسی لئے جاری فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ روحانی حفاظت کی تکمیل کرے

الغرض اسلامی تعلیمات نہ صرف یہ کہ دنیا کی راہنمائی کے لئے کہ انسانی زندگی کا مدعا کیا ہے اور اس کے حصول کے کیا وسائل ہیں مکمل ہیں اور ہر زمانہ کے سوالوں کا ان میں جواب موجود ہے بلکہ ان تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے جو نمونہ کی ضرورت تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے۔ اور ایسی راہنمائی سے ان جملہ تعلیمات پر عمل کرا کر دنیا کی راہنمائی فرمائی ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام وسائل کی تشریح فرما دی ہے جو زندگی کے حقیقی مدعا کے حصول کے لئے لازمی ہیں۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے محض آپ کے اپنے دماغ کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے اپنی ہر بات کے لئے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کا حوالہ پیش کیا ہے اور بتایا ہے۔ اور اس مدعا کے حصول کے لئے اپنے عملی نمونہ سے اس کی تائید فرمائی ہے۔ اسلام نہ صرف مکمل تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ وہ وسائل بھی بیان کرتا ہے جو اس مدعا کے حصول کے لئے ضروری ہیں اور آپ نے صرف روحانی پہلو نہیں لیا بلکہ دراصل پہلو سے بھی ان باتوں پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات ہی دنیا کو زندگی کا حقیقی مدعا بتاتی ہیں۔ اور سوائے اسلام کے کوئی نظریہ ان مشکلات سے انسان کو نہیں نکال سکتا۔ جو سائنسی علوم نے انسانی زندگی کی راہ میں آج کھڑی کر دی ہیں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

136

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ٭ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(المسیح الموعود)

(مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب حیدر آباد)

مذہب اور سائنس کا باہمی تعلق اس زمانہ کا ایک ضروری مسئلہ ہے جو پاکستان کے لئے خاص طور پر بہت اہمیت رکھتا ہے چند ماہ قبل ورلڈ سائنٹفک سیمپوزیم حیدر آباد کے موقع پر سیمپوزیم کے صدر نے بھی اس مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے علماء کو دعوتِ فکر دی تھی۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے بطلِ جلیل کی حیثیت میں قرآن مجید کی روشنی میں آج سے کم و بیش ۷۰۔۸۰ سال پہلے جامع مگر عام فہم الفاظ میں اس مسئلہ کو واضح فرما دیا تھا۔ حضور نے قرآن کریم کی روشنی میں جو کچھ بیان فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔

۲۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانونِ قدرت اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہو سکتا۔

۴۔ سائنس کی تمام ترقی قانونِ قدرت کی نقالی اور خواص الاشیاء کے ماتحت ہے۔ مثلاً قدرت نے پانی میں تاثیر رکھی ہے کہ وہ ٹھنڈا کرتا ہے اور آگ بجھاتا ہے لیکن اگر یہ ہوتا کہ پانی کبھی تو آگ بجھاتا اور کبھی آگ لگا دیتا تو سائنس ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتی۔

۵۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک قرآنِ ناطق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے نہ صرف اللہ تعالیٰ قرآن کریم اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر ہوتی ہے بلکہ مغربی فلسفہ کے زہریلے اثر سے پیدا شدہ احساسِ کمتری کو دُور کرنے کا بھی ایک موثر علاج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی صرف دو تصنیفات اسلامی اصول کی فلاسفی اور تفسیر کبیر کے مطالعہ سے ہی یہ امر پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن پاک الحمد سے والناس تک حسن ہی حسن بلکہ ایک نور ہی نور نظر آتا ہے جس کی مثال کوئی دوسری الہامی کتاب پیش نہیں کر سکتی ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامنِ دل مے کشد کہ جا اینجاست

حضرت مسیح موعود حسنِ قرآنی سے مسرور و مسحور ہو کر والہانہ رنگ میں فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس وقت میں قرآن کریم میں استعمال شدہ صرف ایک لفظ "قلب" کو بطور مثال پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب اے نئی تحقیقات پر اترانے والو۔ خدا کے لئے ذرا انصاف کو کام میں لاؤ اور بتلاؤ کہ کیا وہ مذہب انسانی افتراء ہو سکتا ہے جس میں ایسے حقائق پہلے سے موجود ہوں کہ جو تیرہ سَو سال کی محنتوں۔ تحقیقاتوں اور جان کیفوں کا نتیجہ ہوں۔ یہ قرآن کریم اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معقولی معجزات ہیں اور دیکھو قلب دل کو کہتے ہیں اور قلب گردش دینے والے کو بھی کہتے ہیں۔ دل پر مدار دورانِ خون کا ہے۔ آجکل کی تحقیقات نے محنت اور دماغ سوزی کے بعد دورانِ خون کا مسئلہ دریافت کیا ہے لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سَو سال پیشتر ہی دل کا نام قلب رکھ کر اس صداقت کو مرکوز اور محفوظ کر دیا۔" (ملفوظات روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۵۹)

قلب سے دورانِ خون کا ہونا جو کہ بقائے حیاتِ انسانی کے لئے ایک بنیادی شئے ہے طبی تحقیقات کے بعد اب سائنسدانوں نے تسلیم کیا ہے جس کی خبر آج سے تیرہ چودہ سَو سال قبل صحیفہ آسمانی میں اللہ تعالیٰ نے دے دی تھی۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ قلب کے عمل۔ دورانِ خون کے سلسلہ کا ایک لمحہ کے لئے بھی بند ہو جانا اور منقطع ہو جانا انسان کے لئے پیامِ موت ہے اچھے بھلے چلتے پھرتے صحت مند لوگوں کی حرکتِ قلب بند ہو جانے کے واقعات روزانہ ہی اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔

دل گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے جو مشیتِ ایزدی کے ماتحت نہ صرف دماغ اور دیگر اعضائے انسانی پر حکومت کرتا اور ان کے لئے منبعِ حیات ہے بلکہ روحانی طور پر بھی اس کا مقام جسم میں سردار اور بادشاہ کا ہے۔ یہ بغیر کسی مشینری یا ایندھن کے چلنے والا ٹکڑا جاگتے ہوئے بھی کام کرتا ہے اور انسان کے سوتے ہوئے بھی وہ اپنے فرض سے غافل نہیں ہوتا۔ خوش بختی اور ناموافق و مخالف حالات میں متواتر اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے۔

ایک کمزور بچہ کے سینے میں اس کی پیدائش سے بھی قبل رحمِ مادر سے شروع ہو کر اس کی موت تک خواہ وہ سَو سال سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد واقع ہو اپنا کام لگاتار سرانجام دیتا چلا جاتا ہے اور اس دوران میں اسے کسی Rest آرام یا مرمت Repair یا Fueling ایندھن کی ضرورت نہیں پڑتی۔

قلب بغیر کسی رکاوٹ و وقفہ کے موافق و مخالف حالات میں قدرت کی مقرر کردہ گارنٹی تک کام کرتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے چوٹی کے سائنسدان تسلیم کرتے ہیں کہ آدم سے لے کر آج تک نسلِ انسانی دل جیسا کوئی آلہ تیار نہیں کر سکی۔ اَلْعَظْمَۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ۔

الغرض عربی کی معنوی وسعت اور قرآنِ پاک کے لطیف اشاروں پر تھوڑا سا تدبر بھی ایک مسلمان کو بلند پرواز بنا دیتا ہے اور اس کا قوی ایمان قرآن کریم اور اقوالِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ہو جاتا ہے باقی دنیا اور اس کے تمام علوم و فلسفے اسلام کے سامنے ایک دریوزہ گر سے نظر آتے ہیں مگر ضرورت ہے سنجیدگی سے قرآنی علوم پر غور کرنے اور ان کو سمجھنے کی۔

اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ احسن الخالقین خدا کا تخلیق کردہ گوشت کا یہ لوتھڑا ہر کس و ناکس کے سینے میں ایک ہی طرح کام کرتا ہے۔ امیر و غریب۔ بادشاہ و رعایا۔ ظالم و مظلوم۔ فاتح و مفتوح۔ عدالت کے جج اور اس کے سامنے پیش ہونے والے ملزم ایک اُجڈ دیہاتی اور ممتاز جج۔ ایک بے علم انسان اور دنیا کے چوٹی کے سائنسدان ان سب میں دل ایک ہی طریق سے کام کرتا چلا جاتا ہے۔ ان سب ہی کے سینوں میں بلا امتیاز حسب و نسب قلب سے دورانِ خون کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور رب العالمین کا یہ عطیہ سب ہی کے لئے یکساں سُودمند۔ نفع رساں اور حیات بخش ہے۔ ؎

کس قدر رکھے ہیں تُو نے ایک ذرّہ میں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفترِ ان اسرار کا

قائدین خدام الاحمدیہ کے لئے ایک ضروری و فوری اعلان

آئندہ سال کے لئے بجٹ تشخیص کے فارم قائدین مجالس کو بھجوا دئے گئے ہیں ان کے ملتے ہی قائدین مجالس کو چاہیئے کہ تشخیص بجٹ کا کام پوری تندہی سے شروع کر دیں۔ اور یہ فارم مکمل کر کے ۳۱ ؍ اگست ۱۹۶۸ء ضرور بر ضرور مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم جناب میاں محمد سعید صاحب آف ملتان کا انتقال

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

یکم ظہور (اگست) بروز جمعرات محترم جناب میاں محمد سعید صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان کا ملتان میں انتقال ہو گیا۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ اسّی سال کی عمر نیکی و تقوٰی میں بسر کی۔ تبلیغِ احمدیت کا انہیں بہت شوق تھا۔ ان کے ذریعہ سے متعدد افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شروع میں ڈاک خانہ میں پوسٹل کلرک تھے۔ کافی عرصہ تک سرگودھا میں متعیّن رہے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ صدارت اور امارت کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے ہیں۔ اب کافی سالوں سے ملتان میں انصار اللہ کے زعیم اور ناظم ضلع تھے۔ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کا خاص شغف تھا۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔ ان کی مساعی کی وجہ سے ایک دفعہ مجلس انصار اللہ ملتان کو علمِ انعامی بھی ملا تھا۔

اپنے بیٹے ڈاکٹر عمر حیات صاحب کو دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں پڑھایا۔ ان کے پسماندگان میں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ مرحوم کی صاحبزادی محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اور تین نواسے ہیں۔ مرحوم نے اپنے سب بچوں کی دینی تعلیم اور ان کی سلسلہ سے وابستگی کے لئے بہت اہتمام فرمایا۔ جس جگہ وہ رہے جماعت کے بچّوں کو بھی دُور دُور پہنچ کر قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ احبابِ ملتان ان کی اس خوبی کا بہت تذکرہ کرتے ہیں۔ مَیں ذاتی طور پر بھی قریباً چالیس برس سے ان سے واقف ہوں۔ ہمارے بزرگ حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے خاص دوست تھے۔

ڈاکٹر عمر حیات صاحب پاکستان سے باہر ہیں۔ مرحوم کے جنازہ کو ان کی صاحبزادی ایک نواسہ اور ملتان کے نائب امیر محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب اور مکرم عاشق محمد صاحب سرگانہ اور چوہدری عبد اللطیف صاحب پاؤنیر والے ربوہ لائے۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب امیر مقامی نے بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزارہا احمدیوں کی دعائیں شامل تھیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں لے جا کر دفن کیا گیا اور قبر کے مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالٰے مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

وقفِ جدید کے چندوں کی تفصیل براہِ راست دفتر وقفِ جدید میں بھجوائیں

تمام جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال اور سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید کی خدمت میں عرض ہے کہ جب وہ خزانے میں چندوں کی رقوم بھجوائیں تو ان رقوم کی تفصیل (جس میں بالغان کا چندہ الگ اور اطفال کا چندہ الگ دکھایا گیا ہو) ایک فہرست کی شکل میں دفتر وقفِ جدید میں براہِ راست ارسال فرمائیں۔ اس فہرست میں نام۔ وعدہ۔ وصولی اور بقایا وغیرہ کے متعلق تفصیل موجود ہونی چاہیئے۔

مندرجہ بالا تفصیل نہ ہونے کی صورت میں دفتر کو طویل خط و کتابت میں سے گزرنا پڑتا ہے جس سے بہت سا وقت خرچ ہو جاتا ہے۔ پس سیکرٹری صاحبان براہِ کرم اس نہایت ضروری امر کی طرف توجہ فرماویں۔ اللہ تعالٰے انہیں جزائے خیر عطا فرماوے۔

دوم بعض سیکرٹری صاحبان کچھ چندوں کی رقوم وصول کرکے اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں کہ جب مزید رقم آئے گی تو اکٹھی بھیج دیں گے۔ یہ طریق صحیح نہیں۔ اگر کسی جماعت کا ماہوار بجٹ -/۱۰۰ روپیہ ہے تو نصف رقم جمع ہونے پر فوراً داخلِ خزانہ کرنی ضروری ہے بقیہ رقم جب وصول ہو جائے تو اس وقت داخل کرا دی جائے۔

امرِ اوّل کے متعلق تاکیداً عرض ہے کہ وقفِ جدید کا چندہ بھیجتے وقت خزانے کو صرف یہی لکھ دینا کافی ہے کہ اس قدر رقم چندہ بالغان وقفِ جدید کی ہے اور اس قدر رقم اطفال وقفِ جدید کی ہے۔ مگر دفتر وقفِ جدید (ناظم مال) کو یہ تفصیل بھیجنی ضروری ہے کہ اس رقم میں سے فلاں صاحب کا اتنا چندہ ہے اور فلاں صاحب کا اس قدر بقایا وصول ہوا ہے۔

اس تھوڑی سی تکلیف سے مقامی جماعتیں خود بھی اور مرکزی انتظام بھی بہت سی کاوش سے بچ جائیں گے۔ اور جماعتوں کا حساب بھی نہایت عمدہ ہو جائے گا۔

خاکسار یہ امید کرتا ہے کہ مقامی سیکرٹریانِ مال اور وقفِ جدید ان امور کی پابندی فرمائیں گے۔ امراء اور صدر صاحبان ضرور بضرور ان امور کی نگرانی فرمائیں۔ اللہ تعالٰے ان کے ساتھ ہو۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعوتِ فکر

نغمۂ عشق گنگناتا ہوں
حالِ دل اس طرح سُناتا ہوں

تیرگی میں وہ عشق سے اُترے
دل میں اِک روشنی سی پاتا ہوں

زینتِ داستاں ہیں آنسو
خُونِ دل آنکھ سے بہاتا ہوں

موند لیتا ہوں جب کبھی آنکھیں
تم کو اپنے قریب پاتا ہوں

اپنے سر لے کے عشق کی تہمت
مَیں ترے حُسن کو بڑھاتا ہوں

گھر سے نکلا ہوں مَیں کفن بردوش
جان و دل کی صدا لگاتا ہوں

شاعرِ خوش گلو نہیں نہ سہی
آپ کا دل تو مَیں لبھاتا ہوں

بادِ صرصر میں کب جلے ہیں دیئے
مَیں یونہی جاں پہ کھیل جاتا ہوں

آستینوں میں سانپ ہیں ان کی
جن کے ہونٹوں میں شہد پاتا ہوں

دعوتِ فکر ہے مرا ہر شعر
مَیں تو احساس کو جگاتا ہوں

نوجوانوں کو ولولہ دے کر
خدمتِ دیں کی کو لگاتا ہوں

دل کے سوئے ہوئے سمندر میں
ایک طوفان سا اُٹھاتا ہوں

وہ جو چاہیں کریں نسیمؔ مگر
مَیں تو عہدِ وفا نبھاتا ہوں

نسیم سیفی

سیکنڈری سکول بورڈ ۱۹۶۸ء کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

137

کل تعداد شامل شدہ	پاس شدہ	نتیجہ فیصد	
۱۰۶	۱۰۲	۹۶٫۲۲ ٪	الحمد للہ علےٰ ذالک

فسٹ ڈویژن	سیکنڈ ڈویژن	تھرڈ ڈویژن	R.L	کمپارٹمنٹ	فیل
۴۵	۵۴	۲	۱	۳	۱ = ۱۰۶

امۃ النصیر بنت محمد اسحٰق صاحب ۷۱۴ نمبر لیکر سکول میں فسٹ آئی ہے۔ اور طاہرہ پروین بنت لطیف احمد صاحب ۶۹۱ نمبر لے کر سکول میں دوم آئی ہے۔

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

نمبر شمار	نام	رول نمبر (سائنس)	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	بشریٰ شاہدہ	۸۶۰۸۳	۶۵۶	I
۲	امۃ النصیر	۸۶۰۸۴	۷۱۴	I
۳	کشور آرا	۸۶۰۸۵	۶۷۳	I
۴	امۃ المومن	۸۶۰۸۶	کمپارٹمنٹ حساب	
۵	طاہرہ پروین	۸۶۱۰۴	۶۹۱	I
۶	زاہدہ پروین	۸۶۰۸۷	۵۴۷	I
۷	شاہناز اختر	۸۶۰۸۸	۶۲۲	I
۸	مسرت افزا	۸۶۰۸۹	۵۶۲	I
۹	امۃ الحسیب	۸۶۰۹۰	۶۸۵	I
۱۰	خالدہ پروین	۸۶۰۹۱	۶۱۶	I
۱۱	علقمہ افضل	۸۶۰۹۲	۵۲۰	II
۱۲	نصرت پروین	۸۶۰۹۳	۵۳۶	II
۱۳	آنسہ ثریا	۸۶۰۹۴	۵۷۱	I
۱۴	نبیلہ	۸۶۰۹۵	۵۷۲	I
۱۵	فیروزہ لطیف	۸۶۰۹۶	۵۱۳	II
۱۶	شگفتہ شاہین	۸۶۰۹۷	کمپارٹمنٹ حساب	
۱۷	دنشیہ تنویر	۸۶۰۹۸	۵۶۵	I
۱۸	مبارکہ خانم	۸۶۰۹۹	۵۹۹	I
۱۹	ثمینہ رشید	۸۶۱۰۰	۵۱۶	II
۲۰	امۃ الجمیل	۸۶۱۰۱	۵۳۲	II
۲۱	صادقہ قریشی	۸۶۱۰۲	R.L	
۲۲	صادقہ مرزا	۸۶۱۰۳	۵۳۶	II
۲۳	راحت ملک	۹۹۸۴۰ [illegible]	۵۱۸	II
۲۴	شمیم مرزا	۹۹۸۴۱	۴۹۴	II
۲۵	شاہینہ رشید	۹۹۸۴۲	۶۴۷	I
۲۶	سجادہ ثمینہ	۹۹۸۴۳	۴۵۸	II
۲۷	کوثر تسنیم	۹۹۸۴۴	۴۵۰	II
۲۸	عصمت فردوس	۹۹۸۴۵	۴۹۹	II
۲۹	امۃ الفاروق	۹۹۸۴۶	۴۶۳	II
۳۰	امۃ الفاروق	۹۹۸۴۷	۴۹۹	II
۳۱	امۃ الباسط	۹۹۸۴۸	۴۹۲	II
۳۲	نسیم بیگم	۹۹۸۴۹	۴۵۱	II
۳۳	آصفہ سلطانہ	۹۹۸۵۰	۶۰۶	I
۳۴	منیرہ شاہین	۹۹۸۵۱	۵۲۷	II
۳۵	عائشہ صدیقہ	۹۹۸۵۲	۵۲۱	II
۳۶	امۃ المتین طاہرہ	۹۹۸۵۳	۵۶۸	I
۳۷	عابدہ خانم	۹۹۸۵۴	۵۱۸	II
۳۸	امۃ الشافی	۹۹۸۵۵	۵۲۱	II
۳۹	شاہدہ مفتی	۹۹۸۵۶	۵۷۲	I
۴۰	امۃ النصیر کوثر	۹۹۸۵۷	۵۰۸	II
۴۱	بشریٰ سلطانہ	۹۹۸۵۸	۴۶۶	II
۴۲	زبیدہ	۹۹۸۵۹	۵۴۶	I
۴۳	امۃ الحلیم	۹۹۸۶۰	۵۰۹	II
۴۴	امۃ الباسط	۹۹۸۶۱	۴۸۹	II
۴۵	حفصہ فردوس	۹۹۸۶۲	۵۳۷	II
۴۶	امۃ القدیر	۹۹۸۶۳	۴۷۸	II
۴۷	فوزیہ سلیم	۹۹۸۶۴	۳۸۰	III
۴۸	طیبہ بشریٰ	۹۹۸۶۵	۶۳۷	I
۴۹	محمودہ خانم	۹۹۸۶۶	۴۵۰	II
۵۰	منصورہ شریف	۹۹۸۶۷	۶۳۵	I
۵۱	معصومہ ناہید	۹۹۸۶۸	۵۴۶	I
۵۲	بشریٰ بیگم	۹۹۸۶۹	۵۱۵	II
۵۳	فریدہ النور	۹۹۸۷۰	۴۸۱	II
۵۴	امۃ المجید منیرہ	۹۹۸۷۱	۶۲۳	I
۵۵	امۃ الحکیم	۹۹۸۷۲	۴۹۲	II
۵۶	امۃ النصیر	۹۹۸۷۳	۳۵۷	III
۵۷	امۃ السمیع	۹۹۸۷۴	۴۳۴	II
۵۸	امۃ الرفیع	۹۹۸۷۵	۵۴۲	I
۵۹	تسنیم اختر	۹۹۸۷۶	۵۱۸	II
۶۰	صادقہ منصورہ	۹۹۸۷۷	۴۹۱	II
۶۱	یاسمین	۹۹۸۷۸	۵۵۵	I
۶۲	منیرہ	۹۹۸۷۹	۵۰۲	II
۶۳	رؤوفہ خانم	۹۹۸۸۰	۵۸۳	I
۶۴	شاہین اکبر	۹۹۸۸۱	۵۵۳	I
۶۵	امۃ الشکور	۹۹۸۸۲	۵۰۰	II
۶۶	طاہرہ	۹۹۸۸۳	۵۴۴	I
۶۷	بشریٰ بیگم	۹۹۸۸۴	۵۷۷	I
۶۸	نذیراں بیگم	۹۹۸۸۵	۵۱۷	II
۶۹	زاہدہ بشریٰ	۹۹۸۸۶	۵۳۶	II
۷۰	امۃ الباسط	۹۹۸۸۷	۴۷۲	II
۷۱	رشیدہ بیگم	۹۹۸۸۸	۶۴۱	I
۷۲	کشور سلطانہ	۹۹۸۸۹	۴۹۳	II
۷۳	عارفہ فرحت	۹۹۸۹۰	۵۸۴	I
۷۴	صالحہ نسرین	۹۹۸۹۱	۵۵۹	II
۷۵	بشریٰ بیگم	۹۹۸۹۲	۴۰۸	II
۷۶	محمودہ مسرور	۹۹۸۹۳	۵۵۴	I
۷۷	امۃ الواسع	۹۹۸۹۴	۶۵۶	I
۷۸	زاہدہ پروین	۹۹۸۹۵	۵۳۲	II
۷۹	ریحانہ تنویر	۹۹۸۹۶	۴۹۲	II
۸۰	رضیہ بیگم	۹۹۸۹۷	۴۹۶	II
۸۱	امۃ المجید	۹۹۸۹۸	۵۸۷	I
۸۲	ناصرہ نسرین	۹۹۸۹۹	۵۲۰	II
۸۳	امۃ القیوم	۹۹۹۰۰	۴۶۳	II
۸۴	امۃ المومن	۹۹۹۰۱	۵۷۵	I
۸۵	امۃ الکریم	۹۹۹۰۲	۵۷۴	I
۸۶	امۃ القیوم	۹۹۹۰۳	۵۰۷	II
۸۷	خالدہ پروین	۹۹۹۰۴	۵۳۵	II
۸۸	پروین اختر	۹۹۹۰۵	۶۸۹	I
۸۹	شاہناز اختر	۹۹۹۰۶	۶۴۷	I

(باقی ص ۸ پر) =

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلبہ کا نتیجہ امتحان

منعقدہ وفا ۱۳۴۷ ہش / جولائی ۱۹۶۸

اس سال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں ۲۱۶ طلباء نے شرکت کی۔ ۱۷۷ طلباء امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے ۱۰۱ طلباء کامیاب ہوئے نتیجہ ۵۷٪ فیصد رہا۔ امتحان کے لئے دو معیار تھے (میٹرک اور میٹرک سے زائد تعلیم معیار اول۔ اور میٹرک سے کم تعلیم معیار دوم تھا)

ہر دو معیاروں میں اول دوم سوم آنے والے طلباء مندرجہ ذیل ہیں

معیار اول

اول:- نذیر احمد صاحب مبشر دارالیمن ربوہ ۱۴۰/۱۵۰

دوم:- منیر الدین صاحب شمس دارالصدر شرقی ربوہ ۱۳۴/۱۵۰

سوم:- محمد منیر صاحب شاہدرہ ۱۲۲/۱۵۰

معیار دوم

اول:- چوہدری اکبر علی صاحب خانووالی ضلع گجرات ۱۰۸/۱۵۰

دوم:- رفیع احمد صاحب شادیوال " " ۱۰۲/۱۵۰

سوم:- علی محمد صاحب بستی نہ دور ضلع ڈیرہ غازیخان ۱۰۰/۱۵۰

(خاکسار ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ضلع لاہور

مکرم عبدالباسط صاحب	مقام	اول	۵۰/۱۵۰
" مرزا رشید انور صاحب		"	۶۰
" محمد منیر صاحب	شاہدرہ	"	۱۲۲
" محمود احمد صاحب		"	۶۴
" مبشر ناصر احمد صاحب		"	۵۰
" منصور احمد صاحب	مغلپورہ لاہور	"	۷۳
" شاد احمد خان صاحب	شاہدرہ	"	۱۱۳
" محمد افضل قمر	گنج مغلپورہ	دوم	۵۰
" سید حسین احمد صاحب	لاہور چھاؤنی	"	۷۶
" رفیق احمد صاحب انبساط	یونیورسٹی کیمپس	اول	۸۷

ضلع شیخوپورہ

مکرم عبدالقدیر صاحب	شیخوپورہ شہر	اول	۵۴
" مقصود احمد صاحب ڈوگر	ہرچند	"	۵۰
" شہادت علی صاحب جہلمی	شیخوپورہ شہر	"	۵۴
" چوہدری سردار محمد صاحب	چوڑا سکھ	دوم	۶۰
" محمد ایوب صاحب	کوٹ رحمت خاں	"	۵۸

ضلع گوجرانوالہ

مکرم حفیظ اللہ خاں صاحب	نوٹے کی	اول	۸۸
" سلیمان رشید احمد سوہنگی	اسلام آباد گوجرانوالہ شہر	"	۷۵
" صبغۃ اللہ صاحب اروپی	اروپ	"	۷۶

ضلع سیالکوٹ

مکرم منور احمد صاحب قیوم	سیالکوٹ چھاؤنی	"	۵۰
" محمد طارق اسلام	ڈسکہ	دوم	۵۰
" منور احمد صاحب قریشی	کوٹلی ہرنرائن	"	۵۴

ضلع ملتان

مکرم ظفر اللہ ناصر صاحب	لودھراں	اول	۶۵
" رفیق احمد صاحب	کبیروالہ	"	۵۰
" مولانا خلیل احمد صاحب	خانیوال	"	۶۴
" مشتاق احمد صاحب	ملتان	دوم	۵۸
" ظفر احمد قریشی	ملتان چھاؤنی	"	۵۳

ضلع ساہیوال

" شاہد احمد صاحب	چک نمبر ۱۳۷/۹ ایل	"	۵۱
مکرم محمد رستم صاحب	چک ۱۱۶/۱۲۰-ایل	دوم	۶۸
" ولی محمد صاحب	بھبھر پور	"	۹۵

ضلع مظفر گڑھ

مکرم رحیم بخش خان صاحب محمود	شہر سلطان	اول	۷۸

ضلع بہاولنگر

مکرم محمود احمد صاحب	چک ۱۶۹/7-R	"	۵۰
" چوہدری غلام نبی صاحب	" "	دوم	۵۰

ضلع راولپنڈی

مکرم کریم احمد صاحب ستوری	راولپنڈی شہر	اول	۹۹
" منیر احمد صاحب ستوری	"	"	۸۱
" فضل الرحمٰن صاحب نعیم	"	"	۷۱

ضلع جہلم

مکرم مقصود احمد صاحب سیٹھی	جہلم شہر	"	۵۵

ضلع گجرات

مکرم سلیم اقبال صاحب	لالہ موسیٰ	"	۵۰
" بشارت احمد صاحب	دھبر کے کلاں	"	۷۰
" رشید احمد صاحب	" "	"	۵۷
" نذیر احمد صاحب	ہیلاں	"	۹۱
" محمد فاضل صاحب	چک ۳۰	"	۵۰
" ریاض احمد صاحب	کھاریاں	دوم	۶۲
" مبارک احمد صاحب	"	"	۵۰
" حبیب اللہ صاحب طارق	گجرات شہر	"	۶۲
" چوہدری اکبر علی صاحب	خانووالی	"	۱۰۸
" مبارک احمد صاحب	شادیوال	"	۸۰
" رفیع الدین صاحب	"	"	۱۰۲

ضلع کیمبلپور

مکرم محمد ابراہیم صاحب	پنج نند	"	۶۲

ضلع سرگودھا

مکرم بشارت احمد صاحب	سرگودھا شہر	اول	۵۰
" ایم این افضل صاحب	چک ۳۵ جنوبی	"	۶۵
" نسیم احمد صاحب باجوہ	سرگودھا شہر	"	۱۱۵
" ماسٹر نذیر احمد صاحب	چک ۱۳۰ شمالی	"	۸۷
" صالح محمد صاحب مجاہد	خوشاب	"	۱۱۵

ضلع لائلپور

مکرم محمد صدیق صاحب سلیمی	چک ۹۶ گ ب	"	۸۹
" محمد امجد صاحب	چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال	"	۹۷
" سردار محمد صاحب	چک ۶۵۵ ج ب	"	۹۶
" شریف احمد صاحب	چک ۹۶ گ ب	"	۸۴
" سید سعادت علی شاہ صاحب	سمندری	دوم	۸۰
" عمر فاروق احمد	چک ۱۲۱ ج ب	"	۶۸
" محمد امین صاحب باجوہ	" ۱۱۳ ج ب	"	۶۴

ضلع جھنگ

مکرم مہر محمد حیات صاحب	ڈاور	اول	۸۶
" لطیف احمد نجم	جھنگ صدر	"	۹۷
" کریم احمد صاحب منیر	"	"	۷۴
" کریم الدین صاحب	چنیوٹ	"	۷۶
" عبدالحمید خان صاحب	جھنگ صدر	دوم	۶۱
" حمید اللہ خان صاحب	چنیوٹ	"	۸۷

ضلع میانوالی

مکرم عاشق محمد صاحب خالد	بھکر	اول	۶۷
" حافظ اللہ بخش صاحب	نول	دوم	۹۶

پشاور ڈویژن

مکرم سعید احمد صاحب ملک	پشاور شہر	اوّل	۸۷
ر محمود احمد صاحب	ر	دوم	۶۸
ر رحیم داد صاحب	ہری پور ضلع ہزارہ	دوم	۵۰

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن

مکرم شہزاد احمد طارق	ڈیرہ اسماعیل خان	اوّل	۷۳
ر ملک محمود انور صاحب	بنوں	اوّل	۶۷
ر علی محمد صاحب	بستی بندار ڈیرہ اسماعیل خان)	دوم	۱۰۰
ر امام بخش صاحب	ر	ر	۶۸

کراچی کوئٹہ وسابق سندھ

ر چوہدری محمد حیات صاحب	کوئٹہ	اوّل	۷۰
ر منور احمد صاحب شرما	شکارپور سندھ	دوم	۵۸
ر محمد ارشد صاحب ناصر	قمر آباد (نواب شاہ)	اوّل	۸۰
ر عبدالرشید صاحب ظفر	ر	دوم	۸۰

ربوہ

ر مرزا صلاح الدین صاحب	دارالصدر غربی	اوّل	۵۴
ر کنور مطلوب احمد صاحب	دارالرحمت وسطی	اوّل	۷۶
ر مظفر احمد صاحب منصور	دارالعلوم	ر	۱۰۲
ر سمیع اللہ صاحب شاد	دارالصدر شرقی	ر	۷۷
ر بشیر احمد صاحب قادیانی	ر	ر	۱۱۵
ر منور احمد صاحب قاسم	دارالرحمت وسطی	ر	۱۱۰
ر غلام صادق صاحب	ر	ر	۸۵
ر محمد جلیل الرحمن صاحب	دارالرحمت شرقی	ر	۵۷
ر ملک مجیب الرحمن صاحب	دارالصدر جنوبی	ر	۱۱۷
ر لطیف احمد صاحب جاوید	ر	ر	۵۰
ر منیر الدین صاحب شمس	دارالصدر شرقی	ر	۱۳۴
ر محمد رفیع الدین صاحب زاہد	دارالصدر غربی	ر	۹۳
ر مبشر احمد صاحب طاہر	ر	ر	۱۰۳
ر نذیر احمد صاحب مبشر	دارالیمن غربی	ر	۱۴۰
ر لئیق احمد صاحب عابد	دارالرحمت شرقی	ر	۵۰
ر محمد افضل صاحب طاہر	دارالرحمت وسطی	ر	۵۰
ر عبدالحی صاحب شاہد	دارالصدر غربی	ر	۵۸
ر عبدالحکیم صاحب خالد	ر	ر	۵۰
ر مجید احمد صاحب بشیر	دارالصدر جنوبی	دوم	۵۰
ر عبدالرشید صاحب خالد	دارالصدر غربی	دوم	۵۴
ر عبدالمحسن صاحب محمود	دارالعلوم	دوم	۵۰
ر مرزا محمد لقمان صاحب	باب الابواب	اوّل	۶۴

اعلان نکاح

محترم عبدالرحیم یونس صاحب آف چٹاگانگ کی صاحبزادی محترمہ فاطمہ سلطانہ بیگم صاحبہ سے میر شوکت علی صاحب ابن مکرم حبیب علی صاحب آف چٹاگانگ کا نکاح مبلغ ساڑھے نو ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمود الحسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے مورخہ ۱۲/۷/۶۸ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ڈھاکہ میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث خیر و برکت فرمائے۔ آمین۔

(احمد صادق محمود۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (منیجر)

زرِ تعمیل زر
اور انتظامی امور
سے متعلق
منیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط وکتابت کیا کریں

آپ کے گھر میں
تریاق کبیر
کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے
تاکہ پیٹ درد، ہیضہ، متلی اور دستوں کا فوری
علاج کیا جاسکے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت ہے

۱۵ اور ۲۰ سال کے ایسے نوجوانوں کی بطور اپرنٹس ضرورت ہے جنہوں نے میٹرک کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو اور سائنس کے مضامین رکھے ہوں۔ اپرنٹس شپ عرصہ تین سال ہوگا اس عرصہ میں ۸۰ روپے سے ۱۵۰ تک وظیفہ دیا جائے گا۔ درخواستیں اپنے ہاتھ سے لکھ کر تصدیق شدہ میٹرکولیشن سرٹیفکیٹ کے ساتھ پرسنل منیجر شاہ نواز لمیٹڈ ۱۹ ویسٹ وہارف کراچی کے نام ارسال کی جائیں۔

دعائے مغفرت

خاکسار کا چچا زاد بھائی عمر دین صاحب مورخہ ۲۴/۷/۶۸ کو ربوہ میں جوانی کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا۔ خاکسار کے خاندان کو گذشتہ ۷ ماہ کے اندر تین صدمے متواتر پہنچے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم بہت نیک اور مرکز کے ساتھ قلبی عقیدت رکھنے والا ذہین طالب علم تھا۔ اللہ تعالیٰ خاندان کو ان صدمات کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور آئندہ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

(عبدالعزیز شاہد مربی سلسلہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان)

امانت تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ یہ چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے حالات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا۔ میرے نواسے عزیزم مرزا فخر احمد بعمر قریباً ۳ سال کو عرصہ پانچ ماہ سے وقفہ وقفہ کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے ان دنوں بھی بیمار ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار مرزا محمد حسن دین۔ بالمقابل دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ)

کامیابی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان پوری جدوجہد کرے اور ساتھ ہی دعاؤں پر بھی زور دے

اسلام کی اشاعت اور کامیابی کے لئے بھی مومنوں کو یہ دونوں ذرائع استعمال کرنے چاہئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ عنکبوت کی آیت وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس میں بتایا کہ اے کفار! خواہ تم زمینی تدبیریں کرو یا آسمانی۔ یعنی اسلام کے خلاف تم دنیوی تدابیر عمل میں لاؤ یا دعاؤں سے آسمانی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ دونوں صورتوں میں تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترقی کو نہیں روک سکتے۔ کیونکہ زمینی سامان بھی اس کی مدد کے لئے تیار رہیں گے اور آسمانی مدد بھی اس کے لئے تیار رہے گی۔ ہاں اگر تم تباہ ہو گے اور اللہ تعالےٰ کے سوا تمہیں کوئی دوست اور مددگار نہیں ملے گا۔

اس آیت میں زمینی اور آسمانی دونوں تدبیروں کو بروئے کار لانے کا اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک دوسرے مقام پر مومنوں کو بھی اشاعت اسلام کے لئے انہی دونوں تدبیروں کے استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔ چنانچہ سورۃ انعام میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

(الانعام آیت ۳۶)

یعنی اے ہمارے رسول یا اے قرآن کے پڑھنے والے! اگر مخالفین کا اعراض تمہیں بڑی بات معلوم ہوتی ہے اور تم سمجھتے ہو کہ ان کی مخالفت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اب ان کی اصلاح مشکل ہے تو اے انسان تو کبھی اس وہم میں مبتلا نہ ہونا یعنی دشمن کے انکار اور اس کی مخالفت کو کبھی ایسا نہ سمجھنا کہ اس کی اصلاح ناممکن ہو گئی ہے بلکہ اگر تمہیں طاقت ہو کہ تم زمین میں کوئی سرنگ لگا کر یا تمہیں طاقت ہو کہ تم آسمان کے لئے کوئی سیڑھی تیار کر دو اور ان کے لئے کوئی نشان لے آؤ۔ تو ایسا کرو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیزیں یہاں بیان کی گئی ہیں وہ ایسی نہیں جو ممکن نہ ہوں۔ دنیا میں بھی انسان جب جنگوں میں کسی قلعہ کو فتح کرنا چاہتا ہے تو دو ذرائع ہی اختیار کرتا ہے۔ یعنی کبھی تو سرنگ لگا کر قلعہ کو اڑا دیتا اور اس کو فتح کر لیتا ہے اور کبھی سیڑھیوں سے اس کے اوپر چڑھ جاتا اور اندر اتر جاتا ہے گویا دنیا میں یا تو قلعوں کی دیواریں اڑائی جاتی ہیں یا دیواریں مغلوب کر لی جاتی ہیں یہ دونوں باتیں ناممکن نہیں بلکہ یہاں وہ ذرائع بتائے گئے ہیں جن کو دنیا ہمیشہ استعمال کرتی چلی آئی ہے اور یہی دو ذرائع فتوحات حاصل کرنے کے ہیں۔ یعنی یا تو سرنگ لگا کر یا دوسرے ذرائع سے دیواریں توڑ دی جاتی ہیں یا سیڑھیوں پر چڑھ کر دلوں کو فتح کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ روحانی طور پر بھی یہی دو ذرائع خدا تعالےٰ نے تمہاری کامیابی کے لئے مقرر کئے ہیں یعنی جب تم سمجھو کہ دشمن کی مخالفت بہت بڑھ گئی ہے تو ایک طرف جس قدر دنیوی سامان ہیں سب ان کی ہدایت کے لئے استعمال کرو۔ اور دوسری طرف آسمان سے سیڑھی لگاؤ اور اس کے اوپر چڑھنا شروع کر دو۔ یہ سیڑھی کونسی ہو سکتی ہے معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ سیڑھی دعا کی سیڑھی ہے اور اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ جس طرح دنیا کے قلعے فتح ہوتے ہیں اسی طرح تم روحانی قلعے فتح کرو۔ وہ دیواروں کو یا اڑا دیتے ہیں یا ان کو پھاند کر اندر داخل ہو جاتے ہیں اور یہی دو ذریعے ہیں جن پر عمل کر کے روحانی جنگ میں بھی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے یعنی ایک طرف ان کو سمجھانے کے لئے پوری کوشش اور جدوجہد سے کام لیا جائے اور دوسری طرف ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس شخص میں ذرہ بھر بھی سنجیدگی ہوگی اس کے کفر کی عمارت گرنی شروع ہو جائے گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت صفحہ ۳۰۱، ۳۰۳)

نتیجہ میٹرک

بقیہ صفحہ ۵

نمبر شمار	نام	رول نمبر	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۹۰	شاہدہ پروین	۹۹۹۰۷	۵۳۰	II
۹۱	بشریٰ بیگم	۹۹۹۰۸	۴۷۷	؍؍
۹۲	زاہدہ پروین	۹۹۹۰۹	۵۵۵	II
۹۳	امۃ المتین	۹۹۹۱۰	۵۲۲	II
۹۴	زاہدہ نسرین	۹۹۹۱۱	۶۱۰	I
۹۵	علیمہ بشریٰ	۹۹۹۱۲	۵۰۵	II
۹۶	بشریٰ طاہرہ	۹۹۹۱۳	۵۲۴	II
۹۷	جمیلہ بشیر	۹۹۹۱۴	۶۴۷	I
۹۸	حفیظ بیگم	۹۹۹۱۵	۶۰۹	I
۹۹	مبشرہ پروین	۹۹۹۱۶	۶۳۰	I
۱۰۰	امۃ النصیر	۹۹۹۱۷	۵۳۹	II
۱۰۱	راشدہ نسرین	۹۹۹۱۸	۵۶۸	I
۱۰۲	راشدہ کوثر	۹۹۹۱۹	۶۲۵	I
۱۰۳	مبشرہ روبینہ	۹۹۹۲۰	۵۶۸	I
۱۰۴	حفاظت بیگم	۹۹۹۲۱	×	×
۱۰۵	تنویر قیصر	۹۹۹۲۲	۵۱۶	II
۱۰۶	عابدہ شاہین	۹۹۹۲۳	کمپارٹمنٹ سوشل سٹڈی	

مسعودہ بشیر
ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

درخواستِ دعا

میری بیوی عرصہ قریباً ۶ ماہ سے متواتر بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے کمزوری از حد ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ فیروزالدین اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

مندرجہ ذیل کنٹریکٹس کے سلسلے میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو پرسنٹیج ریٹس پر علیحدہ علیحدہ سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں یہ ٹینڈر برائے لیبر اینڈ میٹریل پی ڈبلیو آر کے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۲ء پر دیئے جائیں۔ ٹینڈر کی دستاویزات اور دیگر متعلقہ کاغذات ورکس اکاؤنٹس برانچ میں کسی ورکنگ ڈے کو ۸ بجے صبح تا ½۱۱ بجے قبل دوپہر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور وہیں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈر ۱۸-۹-۶۸ کو ایک بجے دوپہر کو وصول کئے جائیں گے

(I)۔ اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲۔ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے سینیٹری فٹنگ اور واٹر سپلائی کے ورکس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا۔ لاگت کا تخمینہ -/۱۰۰،۰۰۰ روپے اور زرِ امانت -/۲۰۰۰ روپے

(II)۔ اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۳ لاہور کے سیکشن میں ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے سینیٹری فٹنگز اور واٹر سپلائی کے ورکس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا۔ لاگت کا تخمینہ -/۵۰،۰۰۰ روپے اور زرامانت -/۱۰۰۰ روپے

(III)۔ اسسٹنٹ انجینئر ورکشاپ مغلپورہ۔ لاگت کا تخمینہ ۵۰۰۰۰ روپے اور زرامانت -/۱۰۰۰ روپے

2169 (7) ۱۸۱۱